السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو طائف سے آکر وقت حج تک جدہ میں مقیم ہوگیا ہو، مقیم ہوتے وقت ہی اس کی نیت اس سال حج کرنے کی ہو، وہ حج کے مہینوں میں یہاں آیا ہو اور پھر اس نے جدہ ہی سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ لیا ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ادلہ شرعیہ سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسے واپس جا کر طائف کے میقات سے احرام باندھنا چاہیے کیونکہ اس کی حج کی نیت تھی اور یہ احرام کے بغیر میقات سے گزرا ہے اور جو شخص میقات پر احرام نہ باندھ سکے اسے چاہیے کہ جدہ میں احرام باندھ لے اور مکہ میں ایک دم ذبح کر کے فقراء میں تقسیم کر دے اور اگر میقات سے گزرتے وقت حج یا عمرہ کی نیت نہ تھی تو پھر جدہ سے حج یا عمرہ کا احرام باندھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مواقیت کا تعین کرتے ہوئے فرمایا تھا:

(ہن لہن ٗ ولمن اتی علیہن من غیر اہلہن ٗ ممن اراد الحج والعمرۃ ٗ فمن کان دونہن فمن اہلہ ٗ حتی اہل مکۃ یہلون منہا) (صحیح البخاري ٗ الحج ٗ باب مہل اہل مکۃ للحج والعمرۃ ٗ ح: 1524 وصحیح مسلم ٗ الحج ٗ باب مواقیت الحج ٗ ح: 1181)

''یہ اپنے اپنے علاقوں کے لوگوں کے لیے ہیں نیز ان دوسرے علاقوں کے لوگوں کے لیے بھی جن کا یہاں سے حج یا عمرہ کے لیے گزر ہو اور جو شخص میقات کے اندر ہو تو وہ اپنی جگہ ہی سے احرام باندھ لے حتی کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھ لیں۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب المناسک: ج2 صفحہ278

محدث فتویٰ